باب۔11

پیغمبروں کا مقام

☆ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّن رُّسُلِهِ ۔

ترجمہ: (ایمان دار کہتے ہیں) ہم کسی رسول میں بھی فرق نہیں کرتے۔ (سورۃ البقرہ آیت 285 کا حصّہ)

اللہ تعالیٰ کے احکام کو پہنچانے میں اور تبلیغ کرنے میں کوئی پیغمبر کوتاہی نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں معصوم بنایا ہے۔ وہ بلا کم و کاست تبلیغ کرتے ہیں۔ چونکہ پیغمبر، غلطی سے معصوم ہیں اس واسطے ان کا انکار کفر ہے۔ ایک پیغمبر کا بھی انکار ایسا ہی کفر ہے جیسے دوسرے پیغمبر کا۔ اور ایک حکم کا بھی انکار کرنا ایسے ہی کفر ہے جیسے سب کا۔ اسی طرح غیر پیغمبر کو پیغمبر سمجھنا بھی کفر ہے۔

بعض حضرات خیال کرتے ہیں کہ فرشتوں کا مرتبہ پیغمبروں سے زیادہ ہوتا ہے، مگر یہ صحیح نہیں۔ فرشتے غیر مادّی ہیں اور ان کو قربِ الٰہی ہے۔ لیکن انسان، نِرا مادّی نہیں بلکہ روح اور تن دونوں کا مجموعہ ہے۔ انسان میں جو جامعیت ہے وہ فرشتوں میں کہاں۔۔؟ فرشتوں کے علوم، مخصوص اور محدود ہیں۔ حضرتِ انسان کا علم لا محدود" لاَ تَقِفُ عِنْدَ حَدٍّ "ہے، کہیں ختم نہیں ہوتا۔ لہٰذا جب انسان بُرے کام کرتا ہے تو وہ حیوانوں سے بھی بدتر ہے کیونکہ حیوانوں کو عقل نہیں جو برائیوں کو تمیز کرسکے اور اس سے دور رہ سکے۔ اور جب انسان اچھے کام کرتا ہے تو وہ فرشتوں سے اچھا ہے کیونکہ باوجود موانع یعنی obstacles کے اچھے کام کرتا ہے۔ پھر پیغمبروں کا تو کیا پوچھنا۔۔! خصوصاً سید المرسلینؐ کے ملائکہ سے افضل ہونے میں کیا کلام ہے! انسانِ کامل مسجودِ ملائک ہے، محلِ نظرِ الٰہی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں میں سے بعض کو بعض خصوصیات مرحمت فرمائی ہیں۔ مثلاً آدمؑ، صفی اللہ ہیں۔ نوحؑ، نجی اللہ ہیں۔ ابراھیمؑ، خلیل اللہ ہیں۔ موسیٰؑ، کلیم اللہ ہیں۔ عیسیٰؑ، روح اللہ ہیں۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم، حبیب اللہ ہیں۔

اسی طرح ہر نبی کے زیرِ قدم ایک ولی ہوتا ہے یعنی ان کا ہم رنگ ہوتا ہے۔ جو، آدمؑ کے زیرِ قدم ہوتے ہیں ان کو 'آدمی المشرب' کہتے ہیں۔ ان میں شانِ خلافت اور حکومت رہتی ہے۔ جو نوحؑ کے زیرِ قدم ہوتے ہیں

ان کو 'نوحی المشرب' کہتے ہیں۔ وہ حمیتِ دین میں بڑے سخت ہوتے ہیں۔ وہ شرک کے سخت دشمن ہوتے ہیں۔ جو ابراھیمؑ کے زیرِ قدم ہوتے ہیں ان کو 'ابراھیم المشرب' کہتے ہیں۔ وہ رضا و تسلیم میں ممتاز ہوتے ہیں۔ جو موسیٰؑ کے زیرِ قدم ہوتے ہیں ان کو 'موسوی المشرب' کہتے ہیں۔ محبت ان کا کام ہے۔ رَبِّ اَرِنِیْ، ان کی دعا ہے۔ جو، عیسیٰؑ کے تحتِ قدم ہوتے ہیں ان کو 'عیسوی المشرب' کہتے ہیں۔ فنائیت ان کا شیوہ ہے، توحید ان کا شعار ہے۔ اور جو، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زیرِ قدم ہوتے ہیں ان کو 'محمدی المشرب' کہتے ہیں۔ ان کا کام ہے ہر ایک کو اس کا حق ادا کرنا۔ دنیا کے تمام کمالات ان میں بھرے ہوئے ہیں، مگر اعتدال کے ساتھ۔ 98.4F ڈگری سے ان کا پارہ نہ اونچا ہوتا ہے نہ نیچا۔ مرکز سے محیط تک جتنے خطوط نکلتے ہیں سب برابر۔ ہزاروں سینکڑوں میں ایک صورت ایسی ہوتی ہے۔ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ۔ عَلَیهَا نَحْیٰی وَ عَلَیهَا نَمُوْتُ۔ وَ عَلَیهَا نُبْعَثُ اِنشَآءَ اللهُ۔

پیغمبروں کے کمالات ذاتی ہوتے ہیں، جب کہ اولیائے کرام کے کمالات پیغمبروں سے استفادہ کیے ہوئے۔ لہٰذا کوئی ولی، پیغمبر کے برابر نہیں ہو سکتا۔ اولیائے کرام کا سرمایۂ ناز پیغمبروں کی اطاعت اور ان کے احکام پر عمل کرنا ہے۔ پیغمبروں کی ہنسی اڑانا، ان سے ٹھٹھا کرنا اور دوسروں کو ان پر ترجیح دینا سب کفر ہے۔

دیکھنا! ایک مابہ الامتیاز یعنی ممتاز چیز ہوتی ہے اور ایک مابہ الاشتراک یعنی مشترک۔ جو نادان ہوتے ہیں ان کی نظر مشترک پر ہوتی ہے۔ وہ کیا دیکھتے ہیں؟ منھ پر ناک ہے، دو آنکھیں ہیں، دو ہاتھ اور دو پیر بھی ہیں۔ لیکن یہ تو پیغمبروں کی ظاہری صورت ہے۔ کچھ خبر بھی ہے کہ ان کی روحانیت کس عظمت کی ہے۔۔۔؟

ادھر اللہ سے واصل، ادھر بندوں میں بھی شامل
خواص اس برزخِ کبریٰ میں ہے، حرف مشدد کا

یاد رکھو! پیغمبروں سے برابری کا دعویٰ، کسی ذی عقل کا کام نہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسی کم فہمی اور نادانی سے، ایسی قابلِ افسوس گستاخیوں اور بے ادبیوں سے ہماری حفاظت فرمائے۔ آمین۔

{ حوالہ تفسیر صدیقی - پارہ 3 صفحہ 63،64 پارہ 6 صفحہ 22 اور پارہ 7 صفحہ 44،45 }

Siddiqui Publications